126367- میلاد کی مناسبت سے کروڑوں درود جمع کرنے کی بدعت

سوال

میں درج طریقہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دورد پڑھنے کی مشروعیت معلوم کرنا چاہتا ہوں طریقہ یہ ہے :

ہر شخص اپنے جاننے والوں اور عزیزواقارب میں ایک محدود تعداد میں درود پڑھنا تقسیم کرتا ہے پھر وہ اپنے عزیزواقارب اور جان پہچان رکھنے والوں سے یہ درود ایک صفحہ میں جمع کرتا ہے تاکہ سب شریک ہوں، مثلا کوئی ایک طالب علم محلہ میں جاکر ہر گھر کے دروازے پر دستک دے کر ہر فیملی سے ایک ہزار یا اس سے زائد بار درود پڑھنے کا کہتا ہے

اورانہیں کہتا ہے کہ میں ایک ہفتہ بعد آکر آپ سے یہ درود لے جاؤنگا جتنی تعداد بھی ہوگی، چنانچہ کچھ لوگ ایک ہزار پورا کرلیتے ہیں اور کچھ اس سے زیادہ بھی کرلیتے ہیں تو اس طرح وہ تقریبا ڈیڑھ کروڑ درود کرلیتا ہے، اوراسی طرح سکول کے ہر طالب علم پر بھی پانچ درود تقسیم کیا جاتا ہے تو اس طرح تین کروڑ جمع ہوجائیگا، کیا آپ کے لیے اس موضوع کے متعلق کچھ لکھنا ممکن ہے تاکہ جن مجالس میں یہ کام ہوتا ہے وہاں پیش کیا جائے اوراس کا رد پیش کریں، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ سب کو اچھے عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

پسندیدہ جواب

جس شخص کو بھی سنت اوراس کے احکام
کا علم ہے، اوروہ سنت نبویہ کے نور سے منور ہوااوراس کے سائے میں راحت اختیار کی
ہے، اوراس نے شریعت اوراتباع وپیروی کی خوشبو سونگھی ہے اس کو یہ علم ہوگا کہ
سوال میں وارد افعال جیسے عمل کرنا بدعت اور گمراہی ہے، اوروہ اس طرح کے عمل کرکے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا محب مسلمان نہیں ہوسکتا وگرنہ اس طرح کے عمل سے
ابوبکر صدیق اورباقی صحابہ کہاں رہ گئے ؟

اوراس طرح کے عمل سے سعید بن مسیب
اورباقی تابعین کہاں رہے ؟

اورپھر آئمہ اربعہ اس طرح کے عمل سے
کہاں رہ گئے ؟

ان سب میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس
نے ایسا عمل کیا بلکہ اس کے قریب بھی گیا ہو.

جی ہاں اللہ سبحانہ وتعالی نے ہمیں
اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے، اور نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دلائی ہے، لیکن حقیقی محب اور اجر عظیم کی رغبت رکھنے والوں میں سے کسی ایک نے بھی ایسا عمل نہیں اور نہ ہی اس طرح کا کوئی اور عمل جس شریعت سے ثابت نہ ہو.

اس طرح بکا شیڈول بنانے اور اسے
سکولوں اور گھروں اور مجلسوں میں تقسیم کرنا یہ سب اوقات کا ضیاع ہے جس میں کوئی فائدہ نہیں، اور عمر کی تباہی کا باعث ہے؛ بلکہ یہ تو دینی طور پر گمراہی ہے عقلی طور پر بے وقوفی ہے !!

اگر وہ اتباع و پیروی کا معنی جانتے
ہوتے تو ان کے لیے اس جدوجہد کو کسی فائدہ مند کام میں لگانا ممکن تھا، مثلا وہ لوگوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ رہن سہن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا طریقے تھے کی تعلیم دیتے، اور لوگوں کو سکھاتے کہ وضوء کیسے کرنا ہے، نماز کس طرح ادا کرنی ہے، اور لوگوں کو سود خوری سے دور رہنے کی ترغیب دلاتے، اور نماز باجماعت سے پیچھے نہ رہنے کی ترغیب دلاتے.

بلکہ جو لوگ نماز ادا ہی نہیں کرتے
انہیں نماز کی طرف آنے کا کہتے، اور عورتوں کو بے پردگی اور بے حیائی اختیار کرنے سے اجتناب کرنے کا کہتے اور اس کے علاوہ بہت ساری اشیاء ہیں جو اس کی محتاج تھی کہ اس میں اس جدوجہد کو صرف کیا جاتا، جس کی بنا پر دین اسلام کا پیغام بڑے اچھے طریقہ سے لوگوں تک پہنچتا جو اس سے غافل ہیں، اور سیدھی راہ سے گمراہ ہو چکے ہیں.

لیکن ایک بدعتی کو ان عظیم کاموں کی
توفیق کہاں کیونکہ وہ تو صحیح اتباع و پیروی کو ایک مذاق کی نظر سے دیکھ رہا ہے، اور شرعی محبت کو جہالت کی نظر سے ؟!.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
کا حکم معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (101856) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور درود شریف کا معنی کیا ہے اس کو
سمجھنے کے لیے آپ سوال نمبر (69944) کے جواب کا مطالعہ کریں.

یہ لوگ کئی قسم کی بدعات میں پڑے ہوئے
یا پھر ایک ہی بدعت میں کئی اعتبار سے بدعت کہلاتی ہے وہ یہ کہ :

1 انہوں نے یہ درود جشن میلاد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت سے رکھا ہے، اور یہ مناسبت خود بدعت ہے.

اس بدعت کا تفصیلی بیان ہماری اسی
ویب سائٹ پر سوال نمبر (10070)
اور (13810) اور (
70317) کے جوابات میں گزر چکا ہے
آپ اس کا مطالعہ کریں.

2 ان کا یہ درود ایک معین تعداد
میں محدود کرنا اور اس کا اپنے اور لوگوں کے لیے کرنا، حالانکہ شریعتاسلامیہ اس کا وجود نہیں ملتا، اور مسلمان شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، جیسا کہ سوال میں وارادشدہ حدیث میں ہے حالانکہ اس حدیث کے صحیح ہونے میں کلام کی گئی ہے اور اس پر جو زیادہ کیا ہے وہ اس پر ہے، اور مسلمان کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی ایسے ذکر کو جو کسی متعین عدد میں بیان کیا گیا ہے وہ اسے مطلق کر دے، اور اسی طرح اس کو یہ بھی حق نہیں کہ وہ کسی مطلق ذکر کو اپنی عقل سے متعین عدد میں محدود کر دے.

اور یہ لوگ عبداللہ بن مسعود رضی
اللہ تعالی عنہما کے اس قول کے کتنے زیادہ حقدار ہیں جو انہوں نے ان بدعتیوں کے اسلاف کے متعلق فرمایا تھا :

"تم اپنے گناہ اور غلطیاں شمار کرو،
اور میں تمہارا ضامن ہوں کہ تمہاری نیکیاں ضائع نہیں کی جائینگی"

اسے دارمی نے سنن دارمی کے مقدمہ میں
روایت کیا ہے (204).

مزید آپ سوال نمبر (
11938) کے جواب کا مطالعہ ضرور

کریں.

3 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود پڑھنا ان عام اجتماعی اذکار میں شامل نہیں ہوتا، بلکہ یہ تو ایک خاص ذکر ہے جو
بندے اور اس کے رب کے مابین ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود پڑھنا اگرچہ افضل اعمال اور اللہ کے ہاں محبوب ترین اعمال میں شامل ہوتا ہے،
لیکن ہر ذکر کے ایک خاص مقام اور جگہ ہے، اور کوئی ذکر وہاں اس کے قائم مقام نہیں
ہو سکتا، ان کا کہنا ہے: اسی لیے رکوع اور سجود میں درود پڑھنا مشروع نہیں، اور نہ
ہی رکوع کے بعد کھڑے ہو کر.

دیکھیں: جلاء الافہام فی فضل الصلاۃ
علی محمد خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم (424/1).

ان دو نقطوں کا تفصیلی بیان دیکھنے
کے لیے آپ سوال نمبر (88102) اور
(82559) اور (
22457) اور (
21902) کے جوابات کا مطالعہ کریں
اس میں بہت تفصیلی بیان ہوئی ہے.

لہذا جس کسی نے بھی درود کا یہ طریقہ
گھڑا اور ایجاد کیا ہے اس کے لیے اس بدعت سے توبہ کرنی واجب ہے، اور اس کے لیے
ضروری ہے کہ وہ لوگوں میں اس میں شرکت کی دعوت دینے سے باز آ جائے، اور جس کسی کو
بھی اس کے بدعت ہونے کا علم ہو جائے اسے چاہیے کہ وہ لوگوں میں اس میں شریک ہونے سے
منع کرے، اور اس کی دعوت دینے سے بھی روکے اور وہ لوگوں کے دھوکہ میں مت آئے.

اور کسی عقل والے کے بارہ میں یہ گمان
نہیں کیا جا سکتا کہ اللہ رب العالمین کے حکم پر عمل کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے روک رہا ہے، بلکہ وہ تو انہیں اس طرح کے بدعتی طریقہ کو

اختیار کرنے سے منع کر رہا ہے کہ اس طرح کے طریقہ سے اللہ کا قرب حاصل نہیں کیا جا سکتا.

اور جن جوابات کی طرف ہم نے رجوع کرنے
کا کہا ہے اس میں کافی و شافی بیان موجود ہے، آپ اس کا بغور مطالعہ کریں اور غور و فکر کریں.

ہم امید رکھتے ہیں اللہ تعالی اس سے
فائدہ دے گا، اور گمراہ مسلمانوں کو صحیح راہ دکھائیگا تاکہ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کریں.

واللہ اعلم.